رہبر معظم کا پیغام، حجاج بیت اللہ کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین وصلوات اللہ وتحیاتہ علی سیّدالأنام محمّد المصطفیٰ وآلہ الطیّبین وصحبہ المنتجبین۔

حال حاضر میں حج کی بہار اپنی تمام تر روحانی شادابی وپاکیزگی اور خداداد عظمت وشکوہ کے ساتھ نازل ہوچکی ہے اور ایمان کے نور اور شوق کے زیور سے آراستہ دل، پروانوں کی طرح کعبہ توحید اور مرکز اتحاد کے گرد محو پرواز ہیں۔ مکہ، منیٰ، مشعر اور عرفات ان خوش قسمت انسانوں کی منزل گاہ ہیں جنہوں نے ”وَاذّن فی النّاس بالحَجّ“ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے خداوند کریم کے مہمان ہونے کی سعادت پائی ہے۔ یہ وہی مبارک جگہ اور ہدایت کا سرچشمہ ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں کو جلا بخشی گئی اور جہاں پر ہر ایک کے سر پر امن وامان کا سایہ پھیلا ہوا ہے۔دلوں اور ذکر وخشوع کو آب زمزم میں پاک کریں۔ اپنی چشم بصیرت کو حق تعالیٰ کی تابندہ آیات سے روشنی بخشیں۔ اخلاص وتسلیم کی طرف جو کہ حقیقی عبودیت کی علامتیں ہیں اپنی توجہ مبذول کریں۔ اس باپ کی یاد کو بار بار اپنے دل میں زندہ کیجئے جو کمال اطاعت وتسلیم کے ساتھ اپنے اسماعیل کو قربانگاہ تک لے کر گئے۔ اس طرح اس نورانی راستے کو پہچانئے اور سچے مومن کے عزم اور صادقانہ نیت کے ساتھ اس پر قدم رنجہ ہوں۔ جو رب جلیل سے دوستی کے لئے ہمارے سامنے کھول دیا گیا ہے۔

مقام ابراہیم انہیں آیات بیّنات میں سے ایک ہے۔ کعبہ شریف کے پاس ابراہیم علیہ السلام کی قدم گاہ مقام ابراہیم کی واحد نشانی ہے، مقام ابراہیم ان کے ایثار، اخلاص اور قربانی کا مقام ہے۔ نفسانی خواہشات اور پدری جذبات کے سامنے اور کفر وشرک کے تسلّط کے خلاف اور نمرود زمانہ کے تسلط کے آگے ڈٹ جانے کا مقام ہے۔ نجات کے یہ دونوں راستے ہم سب امت اسلامیہ کے افراد کے سامنے موجود ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کی جرأت، بہادری اور محکم ارادہ ہمیں ان مقاصد کی طرف روانہ کر سکتا ہے جن کی طرف آدمؑ سے خاتم تک تمام الٰہی پیغمبروں نے ہمیں دعوت دی ہے اور اس راستے پر چلنے والوں کو دنیا وآخرت میں عزت وسعادت کا وعدہ فرمایا ہے۔ امّت مسلمہ کے اس عظیم محضر میں، مناسب یہی ہے کہ حجاج کرام عالم اسلام کے اہم ترین مسائل پر توجہ دیں۔ ان بے شمار مسائل میں سے سرفہرست، بعض اہم اسلامی ممالک میں

برپا ہونے والا انقلاب اور عوامی تحریک ہے۔ گذشتہ سال حج اور امسال حج کے درمیانی عرصہ میں عالم اسلام میں ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جو کہ امّت مسلمہ کی تقدیر بدل سکتے ہیں اور مادی و روحانی ترقی اور عزت وافتخار سے سرشار ایک روشن مستقبل کی نوید دے سکتے ہیں۔ مصر، تیونس اور لیبیا میں فاسد، وابسطہ اور مستبد حکمراں، تخت اقتدار سے معزول کیے جاچکے ہیں جبکہ بعض دوسرے ممالک میں عوام کی پر جوش تحریکوں نے طاقت ودولت اور اقتدار کے شاہی درباروں میں ویرانی اور تباہی کا بگل بجادیا ہے۔

ہماری امت کی تاریخ کے اس تازہ باب نے ایسے حقائق آشکار کئے ہیں جو مکمل طور پر آیات بیّنات الٰہی کی نشاندہی کرنے کے علاوہ ہمارے لئے حیات بخش سبق بیان کرتے ہیں۔ ان حقائق کو اسلامیہ کی تمام اقوام کے موازنے میں استعمال میں لایا جانا چاہئے۔

ان میں سب سے پہلا یہ کہ جو اقوام دسیوں برسوں سے غیروں کے سیاسی تسلط میں رہ رہی تھیں ان کے اندر سے ایسی جوان نسل ظاہر ہوئی ہے جو خود پر محکم یقین اور قابل تعریف جذبات سے سرشار ہوکر خطرات کو قبول کرتے ہوئے مسلط طاقتوں کے خلاف کھڑی ہوکر اپنی تقدیر اور صورتحال بدلنے پر کمر بستہ ہے۔

دوسرے یہ کہ اپنے سیکولر حکمرانوں کے تسلّط اور دین کو محو ونابود کرنے کے لئے ان کی ظاہری اور خفیہ کوششوں کے باوجود، ان ممالک میں اسلام نے پرشکوہ اور وسیع پیمانے پر اثر ورسوخ کے ذریعے دلوں اور زبانوں کو نور ہدایت بخشی اور کروڑوں لوگوں کے طرز عمل اور کردار کی صورت میں چشمہ جوشان کی طرح، ان کے رویوں اور اجتماعات کو رونق وشادابی عطا کی ہے۔ مسجدوں اور میناروں اور عبادت گاہوں سے اٹھنے والی، اللہ اکبر کی صدائیں اور دوسرے اسلامی نعرے اس حقیقت کی واضع نشانی اور تیونس کے حالیہ انتخابات اس حقیقت کی واضح دلیل ہیں۔ بلاشبہ اسلامی ملک میں انجام پانے والے اس طرح کے آزاد اور غیر جانبدارانہ انتخابات کا نتیجہ وہی ہوگا جو تیونس میں سامنے آیا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس ایک سال کے دوران پیش آنے والے واقعات نے سب پر یہ واضح کردیا ہے کہ خدائے عزیز وقدیر نے اقوام کے عزم وارادوں میں ایک ایسی طاقت پیدا کر دی ہے جس کے سبب کسی دوسری طاقت میں اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت اور سکت ہی نہیں ہے۔ اقوام اسی

خداداد طاقت کے بل بوتے پر اپنی تقدیر کو بدلنے کی طاقت رکھتی ہیں اور اس طرح خدا کی نصرت کو اپنے شامل حال کر سکتی ہیں۔

چوتھے یہ کہ استکباری حکومتوں نے جن میں سرفہرست امریکا ہے، کئی دہائیوں سے مختلف سیاسی اور سلامتی کے ہتھکنڈوں کے ذریعے علاقے میں موجود حکومتوں کو اپنا تابع فرمان بنا کر اپنے زعم باطل کے مطابق، دنیا کے اس حساس ترین علاقے میں اپنے اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی تسلط میں آئے دن کی توسیع کے لئے رکاوٹوں سے پاک وسیع شاہراہ بنا رکھی تھی، اب اس علاقے کی اقوام کی نفرت و بیزاری کی آماجگاہ بن چکی ہیں۔

ہمیں یہ اطمینان رکھنا چاہئے کہ ان عوامی انقلابوں کے نتیجے میں برقرار ہونے والے نظام سابقہ غیر متوازن ذلت آمیز طرز عمل کے سامنے سر تسلیم نہیں ہوں گے اور اس علاقے کی سیاسی صورتحال اور اس کا جغرافیہ ان ہی لوگوں کے ذریعہ مکمل عزت و خود مختاری کی صورت میں تبدیل ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ یہ کہ مغربی طاقتوں کا منافقانہ اور دھوکے بازی پر مبنی رویہ اور مزاج اس علاقے کے عوام پر آشکار ہو چکا ہے۔ امریکا اور یورپ نے جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا مصر، تیونس اور لیبیا میں اپنے مہروں کو بچانے کے لئے زور لگایا اور جب عوام کا ارادہ ان کی خواہشات پر غالب آ گیا تب کامران عوام کے لئے دھوکے پر مبنی دوستی کی مسکراہٹ سجائی۔

اللہ تعالیٰ کی روشن آیات اور بیش قیمت حقائق جو گذشتہ ایک سال کے عرصے میں اس علاقے میں رونما ہوئے، اس سے کہیں زیادہ ہیں اور صاحبان تدبر و بصیرت کے لئے ان کا مشاہدہ اور ادراک دشوار نہیں ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود تمام امت مسلمہ اور خصوصاً بپا خواستہ اقوام کو دو بنیادی عوامل کی ضرورت ہے:

پہلے قیام میں تسلسل اور محکم ارادوں میں نرمی سے شدید پرہیز۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے" فستقم کما امرت ومن تاب معک ولا تطغوا" اور" فذالک فادع واستقم کماامرت" اور حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے بقول،" وقال موسیٰ لقومہ استعینوا باللّٰہ واصبروا، انّ الارض للّٰہ یورثھا من یّشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتّقین' قیام کرنے والی اقوام کے لئے موجودہ زمانے میں تقویٰ کا سب سے بڑا مصداق یہ ہے کہ

اپنی مبارک تحریک کو رکنے نہ دیں اور خود کو عارضی کامیابیوں کا شکار نہ ہونے دیں۔ اس تقویٰ کا یہ وہ اہم حصہ ہے جس کو اپنانے والے کے لئے عاقبت بخیر کا وعدہ کیا گیا ہے۔

دوسرے بین الاقوامی مستکبرین اور ان عوامی انقلابوں سے چوٹ کھانے والی حکومتوں کے ہتھکنڈوں کے سامنے ہوشیار رہنا۔ وہ لوگ ہاتھ رکھ کر بیٹھ نہیں جائیں گے اور اپنے تمام تر سیاسی، سلامتی اور مالی وسائل کے ساتھ ان ممالک میں اپنے اثر ورسوخ اور طاقت کے دوبارہ تسلط کے لئے میدان میں اتریں گے۔ ان کا ہتھیار لالچ، دھمکی، فریب اور دھوکہ ہے۔ تجربے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ خواص میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن پر یہ ہتھیار کارگر ثابت ہوتے ہیں اور خوف، لالچ اور غفلت انہیں شعوری یا لاشعوری طور پر دشمن کی خدمت میں لاکھڑا کرتے ہیں۔ بیدار روشن خیال دانشور اور علمائے دین اپنی آنکھیں کھلی رکھیں اور پوری توجہ سے اس چیز کا خیال رکھیں۔

اہم ترین خطرہ ان ممالک میں برپا ہونے والے جدید سیاسی نظام کی ساخت وپرداز پر کفر واستکبار کے محاذ کی مداخلت اور اس پر اثر اندازی کا ہے۔ وہ اپنی تمام توانائیوں کو کام میں لاتے ہوئے کوشش کریں گے تاکہ نئے برپا ہونے والے نظام، اسلامی اور عوامی تشخص سے خالی رہیں۔ ان ممالک کے تمام مخلص حضرات اور وہ تمام افراد جو اپنے ملک کی عزت، وقار اور تکریم کے لئے پر امید ہیں ان سب کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ نئے نظام میں مکمل طور پر اسلامی اور عوامی نظام اپنے تمام تر مفہوم کے ساتھ جلوہ گر ہو۔ اس کے لئے آئین کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ قومی اتحاد اور مذہبی، قبائلی اور نسلی گوناگونی کو تسلیم کرنا، مستقبل کی کامیابیوں کی اہم شرطیں ہیں۔

مصر، تیونس، لیبیا اور دوسرے ممالک کی جراتمند، بہادر، بیدار اور مجاہد اقوام کو یہ جان لینا چاہئے کہ امریکہ اور دیگر مغربی مستبدوں کے مظالم اور مکروفریب سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ دنیا میں طاقتوں کا توازن ان کے مفاد میں قائم ہوجائے۔ مسلمانوں کو اپنے تمام عالمی مسائل کو لیڈروں کے ساتھ قطعی طور پر حل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو عالمی طاقت ہونے کی صف میں لاکھڑا کریں۔ یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے جب عالم اسلام کے تمام ممالک باہمی تعاون اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ یہ ناقابل فراموش نصیحت، عظیم رہبر امام خمینیؒ کی ہے۔

امریکہ اور نیٹو نے خبیث اور ڈکٹیٹر قذافی کے بہانے مہینوں تک لیبیا اور اس کے عوام پر گولہ باری جاری رکھی جبکہ قذافی وہی شخص تھا جو عوام کے جراتمند تحریک سے پہلے ان کے قریب ترین

دوستوں میں شمار ہوتا تھا۔ وہ اس سے گلے ملتے رہے اس کی مدد سے لیبیا کی دولت کو لوٹتے رہے اور اس کو مزید بہلانے کے لئے اس کے ہاتھ کو گرم جوشی سے دباتے تھے اس کو چومتے بھی تھے۔ عوام کے انقلاب کے بعد اسی کو بہانہ بنا کر لیبیا کا تمام تر بنیادی ڈھانچہ تباہ و برباد کر دیا۔ کون سی حکومت ہے جس نے نیٹو کو عوام کے قتل عام اور لیبیا کی تباہی جیسے المیے سے روکا ہو؟ جب تک مغربی وحشی اور خون خوار طاقتوں کے ہاتھ اور دانت توڑ نہیں دئے جاتے اس طرح کے خطرات اسلامی ممالک کو درپیش ہوتے رہیں گے۔ ان خطرات سے نجات ماسوائے عالم اسلامی بلاک بنانے کے ممکن نہیں ہے۔ مغرب، امریکا اور صہیونیت پہلے کی نسبت آج کہیں زیادہ کمزور پڑ چکے ہیں۔ اقتصادی مسائل، افغانستان وعراق میں پے درپے ناکامیاں ، امریکی اور دوسرے مغربی ممالک کے عوام کے شدید اعتراضات جو کہ روز بروز وسیع تر ہو رہے ہیں، فلسطین ولبنان کے عوام کی جان فشانیاں، یمن، بحرین، اور امریکا کے زیر اثر بعض دوسرے ممالک کے عوام کا جرأتمندانہ انقلاب اور تحریک ، یہ سب کے سب امت مسلمہ اور خاص طور پر جدید انقلابی ممالک کے لئے بہت بڑی بشارت ہیں۔ پورے عالم اسلام اور خصوصاً مصر، تیونس اور لیبیا کے تمام مومنین مرد اور خواتین، بین الاقوامی اسلامی طاقت کے قیام کے لئے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں ۔تحریکوں کے اکابرین خداوند بزرگ پر توکل اور اس کی نصرت وامداد کے وعدے پر بھروسہ کریں اور امّت مسلمہ کی تاریخ کے اس جدید باب کو اپنے زندہ وجاوید افتخارات کے ساتھ مزیّن وآراستہ کریں، جو رضائے الٰہی کا باعث اور اس کی نصرت وامداد کے لئے ہموار کرنے کا موجب ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
سید علی حسینی خامنہ ای
۲۹ ذی قعدہ ۱۴۳۲